12371 ـ مختصر لباس پہننا اور عورت كے سامنے عورت كى ستر كى حدود

سوال

كچھ عورتيں بہت ہى مختصر اور تنگ لباس زيب تن كرتى ہيں جو ان كے پرفتن اعضاء واضح كرتا ہے، آستينوں كے بغير ہونے كى بنا پر عورت كا سينہ اور كمر بھى ظاہر كرتا ہے، اور تقريبا يہ لباس نہ ہونے كے برابر اور شبہ العاريہ ہے.
جب ہم انہيں نصيحت كرتى ہيں تو وہ جواب ديتى ہيں كہ ہم تو يہ لباس صرف عورتوں كے سامنے ہى زيب تن كرتى ہيں، اور عورت كے سامنے عورت كا ستر گھٹنے سے ليكر ناف تك ہے.
اس سلسلہ آپ كى نظر ميں شريعت اسلاميہ كى رائے كيا ہے، آپ كتاب و سنت كے دلائل كو مد نظر ركھتے ہوئے محرم مردوں كے سامنے يہ لباس زيب تن كرنے كا حكم واضح كريں ؟
اللہ تعالى سب مسلمان مرد و عورت كى جانب سے آپ كو جزائے خير عطا فرمائے، اور زيادہ سے زيادہ اجروثواب سے نوازے.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اس كے جواب ميں يہ كہا جائيگا كہ:

صحيح حديث ميں نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" جہنميوں كى دو قسميں ہيں جنہيں ميں نے ابھى تك نہيں ديكھا، ايك وہ قوم جن كے ہاتھوں ميں گائے كى دموں جيسے كوڑے ہونگے وہ اس سے لوگوں كو مارينگے، اور وہ لباس پہننے والى ننگى عورتيں جو خود مائل ہونے والى اور دوسروں كو مائل كرنے والى، ان كے سر بختى اونٹوں كى مائل كوہانوں كى طرح ہونگے، وہ نہ تو جنت ميں داخل ہونگى اور نہ ہى جنت كى خوشبو ہى پائينگى، حالانكہ جنت كى خوشبو اتنى اتنى مسافت سے پائى جاتى ہے "

اہل علم نے " الكاسيات العاريات " لباس تو پہنا ہو گا ليكن درحقيقت وہ ننگى ہونگى كى شرح كرتے ہوئے كہا ہے كہ: تنگ لباس پہننے والى، يا پھر باريك لباس پہننے والى ہونگى جن سے لباس كے نيچے بھى نظر آتا ہو، يا پھر مختصر لباس پہننے والياں مراد ہيں.

شيخ الاسلام ابن تيميہ رحمہ اللہ بيان كرتے ہيں كہ:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں عورتوں کا اپنے گھروں میں لباس ایسا ہوتا تھا جو ان کے ٹخنوں اور قدموں، اور ہاتھوں سمیت سب کو چھپا کر رکھتا تھا، لیکن جب وہ گھروں سے باہر بازار جاتیں تو یہ معلوم ہے کہ صحابہ کرام کی عورتیں اتنا بڑا اور کھلا لباس پہنتی تھیں جو زمین پر گھسٹ رہا ہوتا تھا، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ٹخنوں سے ایك ہاتھ نیچے کپڑا رکھنے کی اجازت دی تھی کہ وہ اس سے زیادہ مت رکھیں.

اور بعض عورتوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے درج ذیل فرمان سے جو شبہ پیدا ہوا ہے:

" عورت عورت کے ستر اور شرمگاہ کو مت دیکھے، اور مرد مرد کی شرمگاہ مت دیکھے، اور عورت کے لیے عورت کا ستر ناف اور گھٹنے کے درمیان ہے "

کہ یہ عورت کے مختصر لباس پر دلالت کرتا ہے، یعنی وہ مختصر لباس پہن سکتی ہے، یہ صحیح نہیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا: " عورت کا لباس گھٹنے اور ناف کے درمیان ہے " حتی کہ اسمیں دلیل ہو، لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ فرمایا کہ عورت کسی دوسری عورت کی شرمگاہ مت دیکھے.

چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھنے والی کو منع کیا ہے، کیونکہ اس نے کھلا لباس پہن رکھا لیکن بعض اوقات قضائے حاجت یا کسی اور سبب کی بنا پر اس کا ستر ننگا ہو سکتا ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو کسی دوسری عورت کے ستر کی جانب دیکھنے سے منع فرما دیا.

اور جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ: " کوئی مرد کسی مرد کی شرمگاہ مت دیکھے "

تو کیا صحابہ کرام گھٹنوں سے لیکر ناف تك چادر باندھتے، یا سلوار اور پائجامہ پہنتے تھے ؟

اور کیا اب یہ معقول ہے کہ کوئی عورت ایسا لباس پہن کر نکلے جو صرف اس کے گھٹنے اور ناف کے مابین حصہ کو ہی چھپا رہا ہو ؟

کوئی شخص بھی یہ نہیں کہہ سکتا، اور نہ ہی کہتا ہے، اور کفار کی عورتوں کے علاوہ ایسا کسی کے بھی ہاں نہیں، اور جو بعض عورتوں پر ملتبس ہوا ہے اس کی کوئی اصل اور دلیل نہیں.

یعنی کچھ عورتوں نے جو اس حدیث سے یہ مفہوم لیا ہے اس کی کوئی اصل اور دلیل نہیں اور نہ ہی یہ مفہوم صحیح ہے، اور پھر حدیث کا معنی تو صاف اور ظاہر ہے، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ: عورت کا لباس گھٹنے اور ناف کے مابین ہو.

اس لیے عورتوں کو اللہ کا خوف رکھتے ہوئے ڈرنا چاہیے، اور وہ شرم و حیاء کے زیور سے آراستہ ہوں جو کہ عورت کی خلقت میں شامل ہے، اور جو ایمان کا بھی ایك حصہ ہے جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا

فرمان بھی ہے:

" شرم و حياء ايمان ميں سے ہے "

اور جس طرح كہ عورت ايك ضرب المثل تھی، اس ليے ضرب المثل ميں يہ كہا جاتا ہے:

(مخصوص كمرہ ميں كنوارى عورت سے بھی زيادہ شرم و حياء والا)

يہ علم ميں نہيں بلكہ جاہليت كے دور سے بھی يہ نہيں ملتا كہ عورتيں گھٹنے اور ناف تك كا لباس ہی پہنتی ہوں، نہ تو يہ مردوں ميں تھا اور نہ ہی عورتوں ميں، تو كيا يہ عورتيں مسلمانوں كی ايسی عورتيں بننا چاہتی ہيں جو دور جاہليت كی عورتوں سے بھی زيادہ بدصورت اور قبيح بننا چاہتی ہيں.

خلاصہ يہ ہوا كہ:

لباس اور چيز ہے، اور شرمگاہ اور ستر كو ديكھنا اور چيز، عورت كا عورت كے ساتھ مشروع لباس يہ ہے كہ اس كے ہاتھ اور ٹخنے تك چھپے ہوئے ہوں، مشروع تو يہی ہے، ليكن اگر عورت كی كسی ضرورت و كام وغيرہ كی بنا پر اپنا لباس اوپر اٹھانا اور اكٹھا كرنا پڑے تو وہ عورت كے سامنے گھٹنے تك، اور اسی طرح اگر بازوں كی ضرورت پڑے تو وہ كہنی تك صرف بقدر ضرورت اكٹھا كر سكتی ہے.

ليكن اسے عام لباس ميں شامل كر لينا اور اس كی عادت بنا لينا جائز نہيں، حديث كسی بھی حالت ميں اس پر دلالت نہيں كرتی، اسی ليے ديكھنے والی كو خطاب كيا گيا ہے، نہ كہ جسے ديكھے جا رہا ہے.

اور رسول كريم صلی اللہ عليہ وسلم نے تو اس حديث ميں مطلقا لباس كے ذكر كو چھوا تك بھی نہيں، چنانچہ رسول كريم صلی اللہ عليہ وسلم نے يہ نہيں فرمايا كہ: عورت كا لباس گھٹنے اور ناف كے درميان " تا كہ ان عورتوں كو يہ شبہ ہو.

اور محرم مرد كا اپنی محرم عورت كو ديكھنے كا مسئلہ بھی عورت كا كسی دوسری عورت كو ديكھنے جيسا ہی ہے، عورت اپنے محرم مرد كے سامنے سر گردن، اور پاؤں، ہاتھ بازو، اور پنڈلی وغيرہ ننگی كر سكتی ہے، ليكن وہ لباس چھوٹا نہ كرے.